تحریم سماع پر مشتمل احادیث کا مطالعہ وتطبیق الاحادیث

ڈاکٹر حافظ سید محمود عالم آسی
ریسرچ اسکالر، شعبۂ علوم اسلامی جامعہ کراچی، کراچی

Abstract

Sima is a form of music practiced by Sufis to inspire religious devotion and instruction. Sima is permissible if its conditions are met, This for the Ahl (capable) as agreed upon by the expert scholars and Sufis. The listener must only listen to everything in the remembrance of Allah. The words of Sima must be free from immorality and impurity and they must not be void. Musical instruments should not be used. On the other hand some Muslim scholars says all kinds of music is forbidden in Islam according to Hadith. The present article is an attempt to study Ahadith related to Sima and to compare different views on Sima in the light of Ahadith.

Keywords: *Sima, Music, Singing, Ghin'a.*

’سماع‘ اسم ہے جس کے معنے سننے کے ہیں۔ جذبۂ حب الوطنی پر مشتمل ترانہ، فوجی ترانہ بینڈ یا محافظین وطن کو پر جوش اور سرگرم رکھنے والے ترانے، مشقت کے کاموں کو آسانی میں تحلیل کرنے کا ترانہ، گمشدہ کے یافت، بیماری کے شفایاب، ختنہ، شادی، ولیمہ اور فصل کی کٹائی، دیگر مواقع پر، فتح کامیابی اور کامرانی کے حاصل ہونے پر سماع ایک فطری کیفیت ہے، بلکہ علماء، حکمراں، عوام بالخصوص صوفیاء کرام کا سماع قرآن اور حدیث کی رو سے کس حکم پر ہے، تحریم سماع پر مشتمل احادیث پر محدثین نے جرح وتعدیل کرتے ہوے اس کو کس درجے پر رکھا ہے کہ اس سے حرمت یا حلت کا اثبات ہوتا ہے اس کا مطالعہ غرض ودرکار ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَمِنْھَاوَمَابَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِالْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْابِاللّٰہِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًاوَّاَنْ تَقُوْلُوْاعَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۱)

’’آپ فرمادیجیے میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں جو چھبی ہیں اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں

رکھتے۔''

قرآن مجید کی آیتِ مذکورہ سے حرمت اور حلت کی وضاحت ہو رہی ہے، کسی عمل کے حرام مطلق ہونے میں قرآن سے نص چاہیے یا حدیث سے یا اجماع امت سے اس سلسلے میں ہم احادیث کا مطالعہ کر کے اس موضوع کے حرمتِ مطلق کا عدل پر مبنی تحقیقی نتیجہ اخذ کر کے حکم حاصل کر سکیں گے۔ اس بحث کی علمی تحقیقی غرض کے تحت تمام ان احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے جو تحریم ''سماع'' کے طور پر پیش کی جاتی ہیں، آخر میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔

☆ **عن ابی امامة عن رسول الله ﷺ قال: لاتبیعو القینات ولاتشتروهن ولاتعلموهن، ولاخیرفی تجارة فیهن و ثمنهن حرام، فی مثل هذ اانزلت هذ االایة ومن الناس من یشتری لهوالحدیث لیضل عن سبیل الله(۲)**

''حضرت امامہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مغنیہ باندیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں، ان کی قیمت لینا حرام ہے اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: **ومن النامن یشتری لهوالحدیث لیضل عن سبیل الله (۳)**

☆ **وعن نافع قال کنت مع ابنِ عمرفی طریق فسمع مزمارفوضع اصبعیه فی اذنیه وناعن الطریق الی الجانب الاخرثم قال لی بعدان بعدیانافع هل تسمع شیئا قلت لافرفع اصبعیه من اذنیه قال کنت مع رسول الله ﷺ فسمع صوت براع فصنع مثل ماصنعت قال نافع وکنت اذاذاک صغیرا (۴)**

''نافع سے روایت ہے کہا، میں ایک مرتبہ ایک راستہ میں ابن عمر کے ہمراہ تھا انہوں نے مزمار کی آواز سنی اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیا اور اس جانب راستہ سے دور ہٹ گئے کافی دور جانے کے بعد مجھ سے کہا اے نافع اواز آتی ہے میں نے کہا نہیں پھر اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں پھر کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے نے کی آواز سنی آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا ہے نافع نے کہا میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔

☆ **حدثناعبد الرحمٰن ابن غنم الاشعری قال حدثنی ابوعامر او ابومالک الاشعری واللّٰه ماکذ بنی سمع النبی ﷺ یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الْحِرَوالحَرِ یْرَوالخَمْرَوَالْمَعَازِفَ ولینزلنّ اقوامُ الیٰ جنب علم یّروح علیهم بسارحة لهم یأتیهم یعنی الفقیرلحاجة فیقولوا ارجع الینا غدافیبیتهمالله ویضع العلم ویصبح آخرین قردةالخنازیرالخنازیرالی یوم القیامة (۵)**

''عبدالرحمٰن بن غنم اشعریؓ عامر بن ابو مالک اشعریؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب

اور گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہونگے کہ شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ بس رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقی ماندہ کو بندر اور خنزیر بنادے گا۔''

☆ **عن عمران بن حصین رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال فی هذه الامة خسف ومسخ و قذف فقال رجل من المسلمين يارسول الله ومتى ذلک ؟قال اذاظهرة القيان والمعازف و شربت الخمور (٦)**

''حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے، صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ حضور نے فرمایا جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔''

☆ **عن ابی هريرةرضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا .... وظهرة القينات والمعازف وشربت الخمور ....**

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب مغنیہ عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے گا، جب شرابیں پی جانے لگیں۔'' (٧)

☆ **عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال...قال ا تخذ المعازف واقينات والدفوف شربوحذه الاشربة فباتوعلى شرابهم و لهوهم فاصبحو اوقد مسخو (٨)**

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! وہ لوگ باجوں اور مغنیہ عورتوں کے عادی ہو جائیں گے، شرابیں پیا کریں گے، ایک شب جب وہ شراب نوشی اور لہولعب میں مشغول ہوں گے، تو صبح تک ان کی صورتیں مسخ ہو چکی ہوں گی۔''

☆ **عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قال رسو الله ﷺ اذا فعلت امتی خمس عشرةخصلة...والتخذ القيان والمعازف (٩)**

''حضرت علی سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''جب میری امت پندرہ چیزوں کی عادی ہو جائے۔۔۔ جب مغنی عورتیں اور باجے تاشے رواج پکڑ جائیں۔''

☆ **عن سهل بن سعد رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يكون فی هذه الامة خسف ومسخ وقذف قيل و متى ذالک يارسول الله قال اذا ظهرة القينات والستحلت الخمر(١٠)**

''حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ اس امت میں دھنسنے صورتیں بگڑنے اور پتھروں کے بارش ہونے کے واقعات ہوں گے۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے والیاں عام ہوجائیں گی اور شراب حلال سمجھی جائیں گی۔''

☆ وعن ابن عباس رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال(امرت بهد م الطبل والمزمار)اخرجه الدیلمی (۱۱)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا! مجھے ڈھول اور بانسری (آلات موسیقی کو) توڑنے کا حکم دیا گیا ہے........''

☆ وعن ابن مسعود رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال(الغناء ینبت النفاق فی القلب کماینبت الماء البقل))رواه البهقی وابن ابی الدنیا کذا ابو دائودبدون التشبیه ، ورواه البیقی ایضا مو قو فا،وفی الباب عن ابی هریره ایضا رواه ابن عدی(۱۲)

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا! غِناء دل میں نفاق اگا تا ہے، جیسا کہ پانی ساگ پات۔ بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے بھی رویت کیا جبکہ ابوداؤد نے مثال نہیں دی، جب کہ بیہقی نے اسے روایت کر کے اس پر سکوت کی......''

☆ وعن علی کر م الله وجه(أن رسول الله ﷺ نهی عن ضر ب الدف ولعب الصنج وضرب الزماره) أخرجه الخطابی(۱۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے دف بجانے، چنگ سے کھیلنے اور بانسری کے بجانے سے منع فرمایا ہے......''

☆ وعن انس رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال:(من قعد الی قینة یستمع منها صب الله فی اذنیه الآ نک یوم القیامة)رواه ابن الصغری فی أ مالیه و ابنِ عساکر فی تاریخه (۱۴)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو کسی مغنیہ باندی کا گانا سنے گا بروز قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''

☆ وعن علی رضی الله عنه ان النبین ﷺ قال(من مات وله قینة فلاتصلو اعلیه) رواه الحاکم وا لد یلمی و فی تاریخ وسنده ضعیف(۱۵)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کے پاس گانے والی ملازمہ ہو اس کی نماز، جنازہ مت پڑھو۔''

☆ وعن ابن عباس رضی الله عنهاأن النبی ﷺ قال(ان الله حرم امتی

الخمر والميسر والكو بة واشياء عددها)رواه احمد وابو داودوابن حبان البهقى وهوأى الكو بة ألطبل،رواه ابو داود من حديث ابن عمر وزاده(والغبيراء)وزاد أحمد فى (والمزر)(١٦)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! بے شک اللہ نے اس امت پر شراب، جوئے اور طبل کو حرام کیا اور آپ ﷺ نے ان کے علاوہ بھی کچھ چیزیں گنوائیں احمد، ابوداود، ابن حبان اور بہقی نے کہا یہ طبل ڈھول ہی ہے ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کر کے طنبور کا اضافہ کیا اور احمد نے راگ کا اضافہ کیا ہے۔''

☆ **ورواه أحمد أيضا من حديث قيس بن ساعد وعباده رضى الله عنها: واختلف فى تفسير الغبيراء فقيل الطنبور،و قيل العودوقيل البر بط، و قيل غير ذالک (١٧)**

''اور احمد نے یہ حدیث قیس بن ساعد وعباد رضی اللہ عنہماء سے روایت کر کے اس کی تفسیر میں اختلاف کرتے ہوئے غبیراء کو طنبور کہا، عود کو بربط کہا اور اس کے علاوہ بھی ارشاد فرمایا ہے.....''

☆ **وعن عبد الله بن عمر رضى الله عنه، ان النبى ﷺ ! قال انّ الله الخمر والميسر والكو بة والغبيراء وكل مسكر حرام(١٨)**

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالی نے شراب، جوا اور طبل کو حرام کیا ہے، نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

☆ **عن ابن عباس رضى الله عنه:قال الكو بة حرام والدّ ف حرام والمزامير حرام (١٩)**

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طبل حرام ہے، دف حرام ہے اور بانسریاں حرام ہے۔''

☆ **عن ابى هريرة رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال استماع الملاهى معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر ....(٢٠)**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! گانا باجا سننا معصیت ہے، اور اس کے لیے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے.....''

☆ **عن على رضى الله عنه، ان النبى ﷺ قال! بعثت بكسر المزامير (٢١)**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا!''میں بانسریاں توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

☆ **عن ابى امامة رضى الله عنه:ان رسو ل الله ﷺ قال ان الله عز وجل بعثنى هدو رحمة للمئمنين وامرنى لمحق المزاميروالاوطاروالصليب و امر الجا هلية (٢٢)**

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل

نے مجھے مؤمنین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسری، طنبور سلیب اور امور جاہلیہ کو مٹادوں۔"

☆ **عن عمر رضی الله عنه ثمن القينة سحت وغنائها حرام والنظر اليها حرام وثمنها مثل ثمن الكلب وثمن الكلب سحت ومن نبت لحمه على اسحت فا النار اولى به: (۲۳)**

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی پاک ﷺ کا یہ قول مرفوعا مروی ہے کہ مغنیہ کی اجرت حرام ہے، اواس کا گانا سننا اور اس کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے، نیز اس کی اجرت لینا اسی طرح حرام ہے جسطرح کتے کی اجرت لینا حرام ہے اور جو گوشت حرام کمائی سے پروان چڑھتا ہے دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔"

☆ **وعن صفوان بن أمية أن عمرو بن قرة قال (كتبت على الشقوة فلا أرى أرزق الا من دفى فاء ذن لى فى الغناء من غير فاحشة فقال له رسول الله ﷺ :لا آذن لک ولا كرامة ولا نعمة عين كذبت أى عدوالله لقد رزق الله حلا لا طيبا واخترت ماحر م الله عليک من رز قه مكان ماأحل الله لک من حلاله التقدمة شیء (۲۴)**

"حضرت صوان بن امیۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن قرۃ نے بارگاہِ خیر الانام میں عرض کیا یارسول اللہ! میں بڑا بدنصیب ہوں، اس لیے کہ مجھے روزی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ سوائے دف بجانے کہ نہیں آتا، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں فحاشی کے بغیر گالیا کروں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں ہرگز ایسے بدتر اور ذلیل کام کی اجازت نہیں دوں گا، اے دشمنِ خدا تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ نے تمہیں اس قابل بنایا ہے کہ حلال طیب روزی حاصل کرو مگر تم نے خود حرام روزی، حلال روزی کے بجائے اختیار کر رکھی ہے۔"

☆ **عن ابى موسى الأ شعرى رضى عنه(أن النبى ﷺ قال من استمع الى صوت الغناء لم يوء ذن ان يستمع الى صوت الروحانيين فى الجنة (۲۵)**

"حضرت ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!" جو شخص گانا سنتا ہے اسے جنت میں روحانیوں کی آواز سننے کی اجازت نہیں ملے گی۔"

☆ **عن زيد بن ارقم رضى ا لله عنه((قال بين النبى ﷺ يمشى فى بعض سكک المدينة اذا مر الشاب وهو يغنى فقال ويلک يا شاب هلابا القرآن تغنى قالهامرارا (۲٦)**

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر اللہ کے نبی ﷺ مدینہ کی کسی گلی سے محوخرام تھے کہ، قریب ہی سے ایک نوجوان گیت گاتا ہوا گزرا، حضور ﷺ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا نوجوان تم پہ افسوس ہے تم قرآن ترنم سے کیوں نہیں پڑھتے؟'' آپ ﷺ نے اس بات کو کئی مرتبہ دہرائی۔''

☆ **عن ابی هريرة رضی الله عنه: ان رسول الله ﷺ قال الجرس مزا مير الشيطان (۲۷)**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔''

☆ **عن جابر قال قال رسو الله ﷺ انما نهيت عن نوح عن صوتين فاجرين صوت عند نغمة لهو ولعب ومزامير شيطان وصوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان (۲۸)**

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایسی دو آوازوں (کے سننے) منع کیا گیا ہے جن میں فسق و فجور ہے، ایک وہ آواز جو گانے بجانے اور مزامیر شیطان سے متعلق ہے اور دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے، گریبان پھاڑنے، اور شیطانی چیخ و پکار سے متعلق ہے۔''

تحریم سماع پر مشتمل احادیث، آئمہ و محدثین و محققین کی نظر میں

دلائل تحریم سماع پر راقم کی رائے یہ ہے کہ یہ اکثر احادیث وہ ہیں جن پر اہل حرمت و منفیین کلام کرتے ہوئے سماع و غناء پر عدم جواز کے حکم کی تفسیر و تاویل کرتے ہوئے اس کی حرمت و عدم جواز کے حکم کا اطلاق و تعین کرتے رہے ہیں۔ یقیناً یہ اہل حرمت کی دینی اصلاحات اور محاذات میں دیانت دارانہ منصفانہ علمی مسند کے ساتھ ان کا حق اور مرتبہ ہے جو نہایت قیمتی اور اہم ہونے کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی جستجو کے متلاشیان کے لیے ایک سرمایۂ بے مایا ہے جو ان اہل تحقیق بزرگوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور شب و روز جاں گسل محنت و مشققت کے بعد ان کو حاصل کر کے علمی اور تحقیقی شائقین تک اسے پہنچانے کا کام سرانجام دیا ہے۔ ان اکثر احادیث پر قرون ثلاثہ سے لے کر اخیرہ یعنی آج تک کہ محدثین و محققین تحقیقی تبصرہ کرتے ہوئے اپنا اپنا نقد و نظر تحریم یوں پیش کر تے ہیں کہ مفتی محمد شفیع دیو بندی رقم طراز ہیں'' یہ (کم و پیش) بتیس (۳۲) احادیث ہیں جن کی اسنادی حیثیت مختلف ہے۔ بعض صحیح ہیں بعض حسن ہیں اور بعض ضعیف ہیں پھر ان احادیث میں جس اطلاق اور عموم کے ساتھ گانے باجے کو حرام قرار دیا گیا ہے ان کو سننے کے بعد میرے خیال میں کوئی مسلمان بھی ان چیزوں کے ناجائز ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔'' (۲۹)

یقیناً عمومی گانا باجا تو اپنی منجملہ فسق و فجور لہو لعب مذموم ہونے کے باعث ناجائز ہونے میں کوئی تردد نہیں رکھتا لیکن احاد یث کے ذخائر میں ایسے بے شمار حقائق و نظائر ملتے ہیں کہ جس میں حرمت والی ان تمام روایات میں پائے جانے والے تعارض کا رفع

ہونا بھی پایا جاتا ہے جسے حلت پر مبنی احادیث کے عنوان سے خود محدثین نے ہی پیش کیا ہے، اس تحقیق میں مناسب مقام پر وہ بھی شامل کیے جائیں گے جو اپنی اسنادی حیثیت سے اکثر متفق علی صحہ اور حسن کے درجے پر ہیں۔

مفتی محمد شفیع اپنی کتاب ''کشف العناءعن وصف الغناء'' میں ان تما احادیث پر جرح وتعدیل کرنے کے بعد ایک مقام پر فرما رہے ہیں کہ:

> ''اور ہمارے بعض قارئین بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ گزشتہ اوراق میں تم نے جو احادیثیں ذکر کی ہیں تمہاری اپنی تحقیق کے مطابق بھی ان میں اکثر ضعیف ہیں تو پھر ان سے گانے بجانے اور سرود وموسیقی کی حرمت پر استدلال کرنا کہاں تک درست ہے۔'' (۳۰)

عبدالحق محدث دہلویؒ، حرمت والی احادیث کے بابت فرماتے ہیں کہ:

> ''اور دوسرا مذہب محدثین کا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس کی حرمت میں حدیث صحیح اور نص صریح کوئی ثابت نہیں بلکہ اس ضمن میں جتنی حدیثیں مروی ہیں وہ یا تو موضوع ہیں یا مطعون۔ (۳۱)

علامہ محمد بن یعقوب مجد الدین فیروز آبادی، دعویٰ کے ساتھ حرمت پر مشتمل احادیث کے بابت فرماتے ہیں کہ:

> **در باب ذم سماع حدیثے صحیح نہ دارد شدہ**
>
> ''مذمتِ سماع کے سلسلے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔'' (۳۲)

نواب صدیق حسن خاں (اکابر علمائے اہلحدیث میں سے ہیں) ان تمام حرمت والی احادیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

> ''مجھے گانے بجانے کی حرمت سے متعلق نہ تو کوئی نص ملی نہ ہی سنت رسول اللہ ﷺ میں کوئی صحیح حدیث نظر آئی۔'' (۳۳)

ڈاکٹر یوسف قرضاوی فرماتے ہیں:

> ''رہی وہ احادیث جنہیں علماء کرام گانوں کی حرمت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں تو یہ ساری حدیثیں ضعیف ہیں۔'' (۳۴)

قاضی ابوبکر ابن عزل کے لکھتے ہیں کہ:

> ''نغموں اور گانوں کی حرمت کے سلسلے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔'' (۳۵)

قاضی ثناءاللہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ:

> ''حرمتِ غناء کے متعلق نصوص متعارض ہیں......وہ حرمت احادیث احاد سے ہے۔'' (۳۶)

علامہ ابومحمد علی بن احمد بن سعید ابن حزم نے بھی ان تمام حرمت پر مشتمل احادیث احادیث پر یہی جرح وتعدیل فرمائی ہے سابقہ حوالہ میں موجود ہے۔

امام ابوالفضل محمد بن طاہر بن مقدسی، کہتے ہیں کہ:

''ان روایات اور اس طرح کی دوسری روایات کی بناء پر سماع کا انکار کیا گیا **جھلا منھم بصناعت علم الحدیث** جو کہ علم حدیث کی صناعت سے ناواقفیت کی بناء پر ہے ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب یہ کتاب میں کسی حدیث کو دیکھتے ہیں وہ اپنے لیے اس کو مذہب بنا لیتے ہیں اور اس حدیث کی وجہ سے مخالفوں پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ ایک بڑی غلطی اور ایک عظیم جہالت ہے۔''(۳۷)

ابن عربی مالکی لکھتے ہیں کہ: ''حرمتِ غنا کے بارے میں ایک بھی حدیث ثابت نہیں........''

امام نووی فرماتے ہیں کہ: ''یہ تمام روایات بے بنیاد ہیں....''

امام سخاوی فرماتے ہیں کہ: ''جن احادیث کو فقہا نے حرمت غناء کی سند میں بیان کیا ہے ان کی کچھ اصلیت نہیں پائی جاتی....''

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ: ''بعض متاخرین نے جو بعض احادیثیں حرمتِ غناء کے بارے میں بیان کی ہیں وہ محض غپ ہیں...''(۳۸)

علامہ عیسٰی بن عبدالرحیم **حتی تمسک بعض الائمہ لتحریم باحدیث ضعیفة مما لایتمسک بمثلھا فی الاحکام ولم یتمسک بھاابی حنیفه ولامام مالک ولاالشافعی ولااحمد ولاغیرھم من اصحا ب المذاھب المتبعة وانماتوجد تلک الاحادیث فی کلامی من تاخرمن اتباع ا ئمة المذاھب واتباع اتباعھم من الذین لایعتمد علیھم فی معرفة الصحیح والسقیم(۳۹)**

''بعض ائمہ نے حرمت سماع کے لیے ایسی حدیثوں کو پیش کیا جن کو احکام شرعیہ میں بطور حجت پیش نہیں کر سکتے نہ ہی ان احادیثِ ضعیفہ سے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد وغیرہ صاحب مذاہب اور دیگر اصحاب متبوع نے حجت پکڑی ایسی ضعیف حدیث متاءخرین اور ان کے بعد کے علماء میں پائی جاتی ہیں جن پر یہ بھروسہ نہیں ہوسکتا کہ وہ حدیث صحیح کو ضعیف سے شناخت کر سکیں۔''

نواب قطب الدین خاں مظاہر حق میں لکھتے ہیں: ''کوئی حدیث حرمتِ غناء میں صحیح نہیں واقع ہوئی۔''(۴۰)

عبدالحئی شاہ جہانگیری نے سماع کے موضوع ''تحقیق الاضابیر فی سماع المزا'' عربی میں رسالہ تحریر فرمایا اس میں حرمت کے موضوع پر تمام احادیث پر محققانہ محدثانہ منصفانہ بحث فرمائی تفسیر زاہدی کی طرح آج تک اس موضوع ''سماع'' پر لکھی جانے والی کتابوں میں بالواسطہ یا بلاواسطہ اس کتاب کا تتبع کیا آپ تحریم کی احادیث پر جرح بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

''لیکن تمام احادیث ضعف وضع سے خالی نہیں ہیں۔اور اس باب کی تمام احادیث کو ظاہر یہ مالکیہ، حنابلہ، شافعیہ اور صوفیہ کی ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔''(۴۱)

نتیجہ بحث تحریم و منفیین

منفیین سماع اکثر انہی احادیث کا حوالہ دیکر سماع (قوالی) کوحرام قرار دیتے ہیں اگر چہ ان میں بعض حسن بھی ہیں لیکن اکثر موضوع اور مطعون ہیں اور حرمت قطعی کے لیےنصوص متعارض ہونے کے باعث اس سے حکم شرعیہ کا نفوذ نہیں ہوسکتا جو کہ درست ہے لہٰذا منفیین سماع وقوالی غیر درست نظر آتے ہیں۔ جب کہ مجوزین سماع وغناء ابن حزم، طاہر بن مقدسی کے علاوہ اکثر علم حدیث کی صنعت سے واقفیت رکھنے والوں کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان تمام احادیث میں سے اکثر معلق ،ضعیف ہیں یا خبر احاد کے درجہ میں ہیں یا تو مرسل احادیث ہیں جن کے عبارت میں اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا حرمت کے لے یا تو قرآن کی نص ہے یا حدیث تواتر یا اجماعِ امت، پھر اہل جواز کا کہنا ہے کہ اگر ان احادیث سے حرمت کا حکم اگر ملتا بھی ہے تو وہ حکم مطلق نہیں بلکہ مقید ہے اور با التخصیص ہے با العموم نہیں ہے۔ یہ احادیث آپس میں متعارض ہیں۔ جیسا کہ حدیث ابنِ عمر رضی اللہ عنہ ’’**لا یا کل احدکم من لحم اضحیة فو ق ثلا ثة ایام**‘‘ والی ناسخ روایت کو قتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت: **کلو لحم الاضاحی و اذخرو** :منسوخ کررہی ہے اسی طرح ان تمام احادیث کو ان کے بعد والی روایت جو متاخر ہے متقدم کو منسوخ کررہی ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ والی روایت شدہ حدیث (حوالہ ۴۶) سے مذموم اور غیر معقول باتوں سے منع کیوں کیا گیا اس کی وضاحت باالصراحت بھی مکمل پائی جارہی ہے۔

> کن مذمومات اور غیر معقولات کو کن محرکات کے باعث منع کی گئی ہے۔☆ وہ نغمہ جس میں فسق وفجور ہے۔☆ وہ کھیل کود جو فضول بے مقصد ہے۔☆ وہ گانا بجانا جو شیطان کی پیروی میں شیطانی جذبہ کے تسکین کے خاطر کیا جارہا ہو۔☆ نفسی بہیمیت کے لیے ہو۔☆ وہ آواز جو شکر کے بجائے ناشکری کے طور پر ہو۔☆ اسلام کے بجائے کفر کے طرز پہ ہو۔☆ اسلام کی غلط تشہیر کی جارہی ہو۔☆ منہ کا نوچنا کب اس کو گوارہ ہو جس نے اس منہ کو کعبہ والے کے فریاد کا رخ ،شعور اور حس سے آشنا کیا ہو۔☆ شریفوں کا وطیرہ گریبان کا چاک کرنا تو نہیں ہوتا، نہ ہی معقولیت سے اس طرح کے کسی بھی غیر سنجیدہ جذبات کے جواز کا اظہار واثبات ہوسکتا ہے۔☆ مومن کو شیطانی چیخ پکار شور شرابے سے کیا سروکار۔☆ مومن تو رب کی رضا سے ہر وقت برسر پیکار رہتا ہے۔☆ شور شرابہ تو بے چین روح اور بے سکون قلب والا کرتا ہے۔☆ مومن کو نفس مطمئنہ کا چین حاصل ہوتا ہے۔☆ آنسو تو خوشی اور غم دونوں میں ہی نکلتے ہیں کیا دونوں کی کیفیت حیثیت اور حکم اور علت ایک جیسی ہی ہوگی کیسے ممکن ہے؟

رہا جرس، گھنٹی، اور باجا تو اس کی بہت ساری قدیم وجدید قسمیں آج تک عبادت کی معاونت کا فریضہ انجام دینے کے ساتھ ساتھ مسلسل رزم گاہ حیات میں اپنی قدر وقعت میں وسعت کے ساتھ مسلسل تعمیر وترقی کا زینہ طے کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں، یہاں تک کہ مساجد کی گھڑیاں اوقات الصلاۃ کے ساتھ بج کر ہر ادنی اعلی چشم بیں وغیر بیں کو وقت کی تعین سے بے خبر کو باخبر وآگاہ رکھنے کا قیمتی اور اہم کام انجام دے رہی ہیں۔ اسی طرح مدارس کے گھنٹے بھی مستعدی سے اپنا کام نباہ کر تعین اوقات کا متعین کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں، ریل گاڑی، موٹر، بس، مزدا کوچ مختلف لاری اڈوں کی دور ونزدیک کے سفری خدمات

انجام دینے میں بعض دفعہ اپنے مخصوص ہارن یا جرس ہی کے ذریعہ تو پہچانی جاتی ہیں۔ آج کل ایمرجنسی میں مریضوں کو منتقل کرنے کے لئے جو ایمبولینس کا سہارا لیا جاتا ہے اس میں بھی مخصوص آواز والے ان ہی باجوں یا جدید جرسوں سے ہی تو کام لی جاتی ہے۔ رہا مثبت اور منفی، توازن اور غیر توازن، تناسب اور غیر تناسب، ضرورت اور غیر ضرورت، مقصد اور بے مقصد، غرض اور بے غرض، مفید اور غیر مفید ان سب باتوں کی ضرورت آخر کہاں نہیں رہتی ہے اسی لئے جدید ٹریفک نظام میں شاہراہوں کے کنارے لگے ایسے نقوش کا سہارا لیا جاتا ہے جہاں باجا اور ہارن بجانا منع ہوتا ہے ہسپتال، فوجی ٹریننگ، پولیس، رینجرز، مینٹل، نفسیاتی شیلٹر ایریا، مسجد، مدرسہ، اسکول، جامعات، تعلیمی ادارے بالخصوص حرمین شریفین طیبین یا ممنوعہ علاقہ یا دیگر اس نوعیت کے مواضع جہاں سوتے ہوے کے نزدیک قرب وجوار میں مفاداتِ عامہ فلاحیہ کے تحت باجا اور ہارن بجانا منع ہے۔ ہر چیز کی ایک معین حد وغرض ہوتی ہے اسی کے تحت وہ مناسب اور اچھی ہوتی ہے بغیر معین غرض حد اور مطلب کے کونسی شے اچھی لگے گی، بہت سے نظائر قدرت نے اس وسیع و عریض جہان میں بکھیر کے رکھے ہیں اب انہیں وہی چھیڑے گا جنہیں غرض اور درد ہو گا جنہیں غرض اور درد ہی نہ ہو اسے کیا سمجھ آئے گا کہ کونسی شے کس غرض درد مرض سے شفاء اور افاقہ کی دوا ہے اور اسی سے اس کو بھلا ہے۔

یہ سارے منع، عدم، جزم، منہیات، سیئات فضولیات اور شیطانی خیالات کے ساتھ مقید اور مخصوص ہیں اور ان ہی خرابیوں کے ساتھ ہی منع کیے گئے ہیں اور اسی کے تحت اس طرح کے تمام بے حصول، فضول مشغولیات کے اس کو کیا جائے منع کیے گئے ہیں اس لیے ان معازف اور ملاہی کو جو بے مقصد بے موقع بے وقت بے ترتیب بغیر کسی غرض ومطلب کے اس میں مشغول ہوا جائے اسی سے منع کیا جا سکتا ہے اور وہ حکم مقید باالہو، باالذم، باالفسق فجور اور باالعمد وارادہ ونیت ہیں اور نیت ہم سے مخفی رکھی گئی ہے اور اس کے جانے بغیر حکم حرمت وحلت جوز وعدم جواز کا اختیار اللہ کے بعد اس کے شریعت کے شارع اور شارح کے کسی کو نہیں اور حدیث جابر کی عبارت سے (حوالہ ۴۶) تو صوت عند نغمة لهو لعب ومزامير الشيطان یعنی وہ آواز جو لہو ولعب بالعموم ہوتے ہیں جو اکثر شرارتوں کی مستیوں میں ان بدمستوں سے ان کے مستیوں کے دوران سنے جاتے ہیں جنہیں نشہ اور بدمستیوں نے بدمست اور بد نیت کیا ہوا ہوتا ہے جو اکثر شیطانی نفس امارہ والوں کے ذوق وشوق، چنچل اور ہلچل رکھنے والی طبیعتوں سے شیطانی گانے بجانے کے دوران ظہور وقوع پذیر ہوتا ہے اہل علم میں سے کوئی بھی ان سے بے خبر نہیں ہے۔ رہا رونا تو اس کا ثبوت خود آپ ﷺ کے عمل، سیرت، اسوہ اور سنت سے ثابت ہے۔ احادیث کی تشریح اور اس سے حکم لگانے سے پہلے دو متعارض عبارت اور بیان وحکم میں تطبیق بہت ضروری ہے ان ہی تعارض کے باعث حرمت والی احادیث پر ضعف کا جرح کرنے والے زیادہ قوی نظر آتے ہیں۔ اس لیے ان کے نزدیک ان احادیث سے حرمت کا اطلاق متفق علی صحۃ نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلمہ وعلمہ اتم۔

تطبیق الاحادیث

تحقیقی غرض کے تحت غناء وسماع کے حکم واثر کے احکام پر مبنی جواز وعدم جواز پر مشتمل چند معروف احادیثی روایتوں کی عبارتوں سے تعارض وتطبیق پیش کی جارہی ہے تاکہ اصل تعارضی صورت پیش کر کے اس تحقیق کو منطقی صورت دیتے ہوئے درست اور صحیح حقائق تک کی رسائی اور سعی کی جا سکے اور تحقیقی نتیجہ حاصل وممکن ہو۔ مثلاً۔ معازف، ملاہی، شعر، غناء، لہو ولعب جیسا کہ حدیث ہے:

گانے بجانے کی حرمت

قال،استماع الملاهی معصية ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانا باجا سننا معصیت ہے۔''(۴۲)

گانے بجانے کی حلت

جب کہ دوسرے مقام پر فرمایا:قال،أرسلتم معها من يغنی ''حضور نے پوچھا تم نے دلہن کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا ہے۔(۴۳)

شعر کی حرمت

قال،رسول اللهﷺ لان يمتلیء جو ف رجل قيحايريه خير من ان يمتلیء شعرا (۴۴)
''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھرلے اس بات سے بہتر ہے کہ شعر سے پیٹ بھرلے۔''

شعر کی حلت

قال،رسول اللهﷺ ان من الشعر حكمة (۴۵)''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔''

لہولعب کی حرمت

قال :والذی نفس محمد بيده ليبيتن الناس من امتی علی اشرو بطرو ولعب ولهو....الخ(۴۶)
''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے،میرے امت کے کچھ لوگ ضرور فخر وغرور میں مست ہو کر اور لہولعب میں گم ہو کر رات گزاریں گے۔''

لہولعب کی حلت

فقال،نبی اللهﷺ ياعائشة ماكان معكم لهوفان الانصاريعجبهم الهو (۴۷)
''رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے عائشہؓ کیا تم لوگوں کے ساتھ لہو نہیں تھا۔''

جرس اور مزامیر کی حرمت

قال: الجرس مزاميراالشيطان (۴۸)
''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔''

جرس اور مزامیر کی حلت

فقال ابو بکر أمزامیر الشیطان فی بیت رسولاللہ ﷺ...فقال رسول اللہ ﷺ ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا (۴۹)

''حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطانی راگ حضور کے گھر میں''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر ہر قوم کے لیے عید کا دن ہوتا ہے اور آج ہماری عید ہے۔''

دف کی حرمت

عن علی نھی عن ضرب الدف وصوت الزمارۃ (۵۰)

''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دف، ڈھول اور بانسری بجانے سے منع فرمایا۔''

دف کی حلت

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا عن النبی ﷺ قال:اعلنوا ھذا النکاح والجعلوہ فی المساجد والضربو علیہ با لدفوف (۵۱)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجد میں پڑھا کرو......؟''

غناء کی حرمت

قال رسول اللہ ﷺ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۔(۵۲)

''کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راگ دل میں نفاق اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔''

غنا کی حلت

فھل بعثتم معھا جا ریۃ تضر ب الدف وتغنی (۵۳)

''حضور ﷺ نے دریافت کیا تم نے دلہن کے ساتھ کسی لڑکی کو بھی بھیجا ہے، جو دف بجائے اور گائے۔''

حوالہ جات

(۱) سورۃ الاعراف (۷) آیت نمبر ۳۳

(۲) محمد بن الخطیب، امام ولی الدین، مشکوٰۃ (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، س ن) ج:۲ ص۵

(۳) سورۃ القمان (۳۱) آیت نمبر ۶

(۴) مشکوٰۃ، ج:۲، ص۵

(۵) مشکوٰۃ، ج:۲،ص۴۱۷

(۶) الشوکانی ،محمد بن علیص ،نیل الاوطار (مصر،مطبعۃ العثمانیہ، ۱۳۵۷ھ) ج:۸،ص۹۷

(۷) ترمذی، امام ابوعیسیٰ ، جامع ترمذی (کراچی، قرآن محل، س ن) ج:۲،ص:۴۴

(۸) عبدالسلام، امام ابوالبرکات، منتقی الاخبار، (المصر ،مطبعۃ العثمانیہ، ۱۳۵۷ھ) بحوالہ کشف العناء عن وصف الغناء، محولہ بالا،ص:۱۱۹

(۹) کف الرعاع۔محولہ بالا،ص،۲۷۰

(۱۰) ترمذی،کف الرعاع۔محولہ بالا،ص،۲۷۰

(۱۱) سنن ترمذی، محولہ بالا،ص،۴۴، ج،۲

(۱۲) ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (کراچی، نور محمد اصح المطابع، س،ن) کتاب الفتن ، باب الخسوف ،ص،۳۰۴

(۱۳) ایضاً

(۱۴) ایضاً

(۱۵) کف الرعاع۔محولہ بالا،ص:۲۷۰

(۱۶) ایضاً

(۱۷) ایضاً

(۱۸) ایضاً،ص:۲۷۱

(۱۹) سنن ابوداؤد، (کراچی، نور محمد اصح المطابع، س ن) ج:۲ ،ص:۵۱۹

(۲۰) المطالب العالیہ، حافظ ابن حجر عسقلانی،ص،۲۵۳، ج،۲، دارالکتب علمیۃ بیروت،۱۳۹۳ھ

(۲۱) نیل الاوطار، علامہ محمد بن علی شوکانی ،ص،۱۰۰، ج،۸، مطبعۃ العثمانیۃ ،مصر ۱۳۵۷ھ

(۲۲) کنزالعمال، شیخ علاءالدین علی المتقی ،ص،۳۳۵، ج،۷، دائرۃ المعارف نظامیہ حیدرآباد دکن، ۱۳۱۷ھ

(۲۳) المعجم کبیر، حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی،ص،۲۸، ج،۱، دارالعربیۃ للطباعۃ ۱۳۹۸ھ

(۲۴) بیہقی والطبرانی بحوالہ کف الرعاع، محولہ بالا،ص،۲۷۱

(۲۵) کنزالعمال،ص،۳۳۳، ج،۷، محولہ بالا

(۲۶) محمد شفیع، مفتی، کشف العناء عن وصف الغناء، بحوالہ اسلام اور موسیقی (کراچی، عبدالمعز، مکتبہ دارالعلوم کراچی، مئی ۲۰۰۰ء) ص ۱۵۵

(۲۷) صحیح مسلم،ص:۲۲۰، ج:۲، مطبعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۷۵ھ، بحوالہ شرح مسلم سعیدی

(۲۸) المصنف، حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ،ص،۳۹۳، ج،۳، ادارۃ القرآن کراچی الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۶ھ، بحوالہ، شرح مسلم، غلام رسول سعیدی

(۲۹) کشف العناء عن وصف الغناء، مفتی محمد شفیع، بحوالہ اسلام اور موسیقی، محولہ بالا،س،۱۵۶

(۳۰) ایضاً،ص،۳۹۱

(۳۱) مدارج النبوت، عبدالحق محدث دہلوی، مترجم، الحاج مفتی غلام معین الدین،ص،۵۳۹، ج،۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، اگست ۲۰۰۵ء

(۳۲) شرح سفر السعادہ، محولہ بالا،ص،۵۶۲

(۳۳) قرآن اور فنونِ لطیفہ، عطاء محمد پالوی،ص،۱۸۶، کشف السماع، تقریظ، پروفیسر دلاور،ص،۲۶، ادارہ تحقیقاتِ تصوف پاکستان ۲۰۱۰ء

(۳۴) فتاوی یوسف قرضاوی، ڈاکٹر یوسف قرضاوی، ۲۲۸، مترجم زاہد اصغر فلاحی، دار النوادر، ۲۰۰۵ء ۲۷ فتاوی یوسف قرضاوی محولہ بالا ص، ۲۲۸

(۳۵) غناء وسماعِ اصفیاء، شاہ ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی ص، ۵۴، مرکزی شیخ الاسلام اکیڈمی پاکستان، ۱۴۱۰ھ)

(۳۶) کتاب ''السماع''، امام طاہر بن مقدسی، بحوالہ غناؤ سماعِ اصفیاؤ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی ص، ۳۱، مرکزی شیخ الاسلام اکیڈمی پاکستان نومبر ۱۹۹۹

(۳۷) صراط السالکین، مولف ڈاکٹر محمد مقبول احمد، از، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی ص ۲۵۱ خانقاہ عالیہ اقبالیہ ومسجد اولیاء ۴، جی ۶۱ ناظم آباد، کراچی مئی ۲۰۰۹، بحوالہ سر دلبراں، حضرت سید محمد ذوقی شاہ۔

(۳۸) اثبات السماع، علامہ سید علیم اللہ شاہ ہمدانی ص، ۸۴، سیرت فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۱۰

(۳۹) اثبات السماع، محولہ بالا

(۴۰) تحقیق الاضابیر فی سماع المزامیر، عب مترجمہ، دالحیٔ شاہ جہانگیری ص، ۱۷۸، خانقاہ منعمیہ متین گھاٹ پٹنہ سٹی بہار۔ ۱۳۳۹ اے (بہار)

(۴۱) نیل الاوطار، ص، ۱۰۰ ج: ۸

(۴۲) سنن ابن ماجہ، باب الغناء والدف، ص: ۱۳۸

(۴۳) ایضاً،

(۴۴) مشکوٰۃ ص، ۴۱۴، ج: ۲

(۴۵) مشکوٰۃ ص: ۴۱۲، ج: ۲

(۴۶) مجمع الزوائد ص: ۱۰، ج: ۸

(۴۷) بخاری، نسوۃ التی یھدین المرأ الی زوجھا ص، ۷۷۵، ج، ۲

(۴۸) صحیح مسلم ص: ۲۲۰، ج: ۲

(۴۹) صحیح بخاری، کتاب العیدین ص، ۱۳۰، ج، ۱

(۵۰) نیل الاوطار بحوالہ: کشف الغناء عن وصف الغناء، ص، ۴۶

(۵۱) سنن ترمذی ص، ۱۲۹، ج

(۵۲) مشکواۃ ص، ۴۱۷۔ ج، ۲

(۵۳) فتح الباری ص، ۱۸۵، ج، ۹